أربعون حديثا في الرقاق

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: نَضَّرَ اللهُ امرأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

دل نرم کرنے والی احادیث

تالیف:
ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ:
حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ
شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز۔ لاہور

قال رسول الله ﷺ:
نضّر الله امرأً سمع منّا شيئًا فبلّغه كما سمعه
8
سلسلة اربعينات الحديث النبوي
أربعون حديثًا
فی الرقاق
دل نرم کرنے والی احادیث
تالیف:
ابو حمزہ عبدالخالق صدّیقی
ترتیب، تخریج واضافہ:
حافظ حامد محمود الخضری
تقریظ
شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ
انصار السنّہ پبلیکیشنز۔لاہور
www.assunnah.live

نام کتاب: دل نرم کرنے والی احادیث

تألیف: ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابو مومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: 042-37357587

Dar-us-Salam
486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ

الحمد لله الذي أرسل رسوله محمدًا ﷺ بشيرا و نذيرا، و داعيا إلى الله بإذنه و سراجًا منيرًا، بعثه رحمة للعالمين، و معلمًا للأميين، بلسان عربي مبين، فقال سبحانه –و هو أصدق القائلين– ﴿هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ۝۲﴾ (الجمعة: ٢) صلى الله عليه و على آله و صحابته أجمعين، و تابعيهم و من تبعهم بإحسان إلى يوم الدين. أما بعد!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ

﴿وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ۝۲﴾

(الجمعة: ۲)

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ۝۵۲﴾ (الشوری: ۵۲)

''(اے میرے نبی!) آپ یقیناً لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلّف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچا دیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝۶۷﴾ (المائدة: ٦٧)

''اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچا دیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ''فتح القدیر'' میں لکھتے ہیں کہ ''بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ إِلَيْكَ'' کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہو رہی ہے لوگوں تک بے کم و کاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتہی

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔ [1]

[1] صحیح بخاری، کتاب التفسیر، رقم: ٤٦١٢.

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ (المائدۃ: ۳)

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔''

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ''یوم عید'' بنا لیتے۔ انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ .... الآیۃ'' تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب و حکمت یعنی قرآن و سنت دونوں نازل کیے۔ دین کتاب و سنت کا نام ہے۔

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝﴾ (النجم: ۳-۴)

''اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔''

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ﴾ (النساء: ۱۱۳)

''اور اللہ نے آپ پر کتاب و حکمت یعنی قرآن و سنت دونوں نازل کیا۔''

صاحب ''فتح البیان'' لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم ﷺ کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّیْ وَ یُسْمَعُ مِنْکُمْ وَ یُسْمَعُ مِمَّنْ یَسْمَعُ مِنْکُمْ .)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

((علم الحديث من أفضل القرب إلى رب العالمين و كيف لا يكون؟ هو بيان طرق خير الخلق و أكرم الأولين و الآخرين .))

''رب العالمین کے نزدیک کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔''

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

((إن هذا العلم أدب اللّٰه الذي أدبه به نبيه ﷺ و أدب النبي ﷺ أمته به و هو أمانة اللّٰه على رسوله ليؤديه على ما أدى إليه .)) [1]

''یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔''

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ ......)) [2]

---

[1] معرفة علوم الحديث، ص: ٦٣.

[2] سنن ترمذی، کتاب العلم، رقم الحديث: ٢٦٦٨، عن زيد بن ثابت.

”اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کر لے پھر اور لوگوں کو پہنچا دے......۔“

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تر و تازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منٰی میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((یَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهُ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَ انْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَ تَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ ....))

”اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف و تبدیل اور باطل پسندوں کے حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔“

ایک اور حدیث میں وارد ہے:

((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِی ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ ....)) [1]

”یعنی ایک جماعت حق پر تا قیامت برابر قائم رہے گی۔“

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

((هم أصحاب الحديث .)) [2]

”وہ محدثین کی جماعت ہے۔“

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِیْ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَ مَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِي يَرْوُنَ أَحَادِيْثِي وَ سُنَّتِي وَ يُعَلِّمُوْهَا

---

[1] سنن ابو داود، کتاب الفتن، رقم الحدیث: ٤٢٥٢ .

[2] شرف أصحاب الحديث، ص: ٢٧ .

النَّاسَ .))[1]

’’اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔‘‘

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جہودِ مخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جزاهم الله فی الدارين .

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰی أُمَّتِي أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا .))[2]

’’میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کر لیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء وعلماء سے اٹھائے گا۔‘‘

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبداللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابو الدرداء، عبداللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ”فی زمرة الفقهاء و العلماء“ کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں ”و كنت له يوم القيامة شافعا و شهيدا“ کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں ”قيل له أدخل من أي أبواب الجنة شئت“ کے الفاظ

---

[1] شرف أصحاب الحديث، ص: ٣١.

[2] العلل المتناهية: ١/١١١۔ المقاصد الحسنة: ٤١١.

مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں "كتب في زمرة العلماء و حشر في زمرة الشهداء" کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور ناقابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہو سکتی۔ [1]

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر "الأربعون، الأربعينات" کے نام سے کتب مرتب کر دیں۔

الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا مختلف ابواب سے، یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب حافظ امام عبداللہ بن المبارک (م ۱۸۱ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابو نعیم (م ۴۳۰ھ)، حافظ ابو بکر آجری (م ۳۶۰ھ)، حافظ ابو اسماعیل عبداللہ بن محمد الہروی (م ۴۸۱ھ)، ابو عبدالرحمٰن السلمی (م ۴۱۲ھ)، حافظ ابو القاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م ۵۷۱ھ)، حافظ محمد بن محمد الطائی (م ۵۵۵ھ) نے "الأربعين في ارشاد السائرين إلى منازل المتقين" حافظ عفیف الدین ابو الفرج محمد عبدالرحمٰن المقری (م ۶۱۸ھ) نے "أربعين في الجهاد و المجاهدين"، حافظ جلال الدین السیوطی (م ۹۱۱ھ) "أربعون حديثا في قواعد الأحكام الشرعية و فضائل الأعمال"، حافظ عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری (م ۶۵۶ھ) نے "الأربعون الأحكامية"، حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م ۸۵۲ھ) نے "الأربعون المنتقاة من صحيح

---

[1] تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة، ص: ٤١١ ۔ مقدمة الأربعين للنووى، ص: ٢٨-٤٦۔ شعب الإيمان للبيهقى: ٢/٢٧١، برقم: ١٧٢٧.

مسلم" اور ابو المعالی الفارسی نے "الأربعون المخرجة فی السنن الکبری للبیھقي" اور حافظ محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی (م۹۰۲ھ) نے "اربعون حدیثا منتقاة من کتاب "الأدب المفرد للبخاری" تحریر کی۔ اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے مجلّہ دعوت اہل حدیث میں چھپ رہی ہے۔

أحب الصالحين و لست منهم
لعل اللّٰه يرزقني صلاحا

ہمارے زیرِ نگرانی ادارہ انصار السنہ کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضر ی، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کر چکی ہیں۔ اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اربعینات جمع کی ہیں۔ اس مبارک اور سعید سلسلہ کی تیسری کتاب "الأربعون في الرقاق" زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مولف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرما دے۔

و صلى الله على نبينا محمد و على آله و صحبه و أهل طاعته أجمعين .

و كتبه

عبداللہ ناصر رحمانی

سر پرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ، وَ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَ الْمُرْسَلِيْنَ ، وَ عَلٰى آلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ أَجْمَعِيْنَ ، وَ بَعْدُ!

(۱) بَابُ مَثَلِ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ

دنیا اور آخرت کی مثال کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝﴾

[الحديد: ٢٠]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور نہیں ہے دنیاوی زندگی مگر سامان دھوکے کا۔''

① ((وَ عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقٰى مَعَهٗ وَاحِدٌ يَتْبَعُهٗ أَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَعَمَلُهٗ فَيَرْجِعُ أَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَيَبْقٰى عَمَلُهٗ .)) [1]

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فوت ہونے والے انسان کے ساتھ تین (قسم کے) مال جاتے ہیں (ان میں سے) دو واپس لوٹ آتے ہیں اور ایک مال اس کے ساتھ رہتا ہے (چنانچہ) اس کے ساتھ جانے والے اس کے اہل وعیال، اس کا مال اور اس کے اعمال ہوتے ہیں جبکہ اہل وعیال اور مال تو واپس آ جاتے ہیں اور اعمال اس کے ساتھ رہتے ہیں۔''

[1] صحيح بخارى، كتاب الرقاق، رقم: ٦٥١٤ ـ صحيح مسلم، رقم: ٥/٢٩٦٠ .

(٢) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيْبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ

باب نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان کہ دنیا میں اس طرح زندگی بسر کرو جیسے تم مسافر ہو یا عارضی طور پر کسی راستہ پر چلنے والے ہو

٢ ((عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبِي فَقَالَ: كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ. وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ: إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ، وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ، وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ.)) [1]

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا شانہ پکڑ کر ارشاد فرمایا: دنیا میں اس طرح رہو گویا تم مسافر ہو یا راستے پر چلنے والے ہو۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: شام ہو جائے تو صبح کے منتظر نہ رہو اور صبح ہو جائے تو شام کا انتظار نہ کرو۔ تندرستی کی حالت میں وہ عمل کرو جو بیماری کے دنوں میں کام آئیں اور زندگی کو موت سے پہلے غنیمت خیال کرو۔''

(٣) بَابٌ فِي الْأَمَلِ وَطُوْلِهِ

باب آرزو کی رسی کا دراز ہونا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ذَرْهُمْ يَأْكُلُوْا وَيَتَمَتَّعُوْا﴾ [الحجر: ٣]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیں کہ کھا پی لیں اور مزے اڑا لیں۔''

[1] صحیح بخاری، کتاب الرقاق، رقم: ٦٤١٦.

((وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، ارْتَحَلَتِ الدُّنْيَا مُدْبِرَةً، وَارْتَحَلَتِ الْآخِرَةُ مُقْبِلَةً، وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَنُونَ فَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الْآخِرَةِ وَلَا تَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الدُّنْيَا، فَإِنَّ الْيَوْمَ عَمَلٌ وَلَا حِسَابَ، وَغَدًا حِسَابٌ وَلَا عَمَلٌ.))

''حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: دنیا پیٹھ پھیرنے والی ہے اور آخرت سامنے آ رہی ہے۔ ان دونوں (دنیا و آخرت) میں سے ہر ایک کے طالب ہیں۔ تم آخرت کے طلب گار بنو، دنیا کے چاہنے والے نہ بنو۔ بلاشبہ آج عمل کا موقع ہے حساب نہیں اور کل حساب ہوگا عمل کا موقع نہیں ملے گا۔''

③ ((عَنْ عَبْدِاللَّهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَطَّ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم خَطًّا مُرَبَّعًا، وَخَطَّ خَطًّا فِي الْوَسَطِ خَارِجًا مِنْهُ، وَخَطَّ خُطَطًا صِغَارًا إِلَى هَذَا الَّذِي فِي الْوَسَطِ، مِنْ جَانِبِهِ الَّذِي فِي الْوَسَطِ فَقَالَ: هَذَا الْإِنْسَانُ، وَهَذَا أَجَلُهُ مُحِيطٌ بِهِ -أَوْ قَدْ أَحَاطَ بِهِ- وَهَذَا الَّذِي هُوَ خَارِجٌ أَمَلُهُ، وَهَذِهِ الْخُطَطُ الصِّغَارُ الْأَعْرَاضُ، فَإِنْ أَخْطَأَهُ هَذَا نَهَشَهُ، هَذَا وَإِنْ أَخْطَأَهُ هَذَا نَهَشَهُ هَذَا.)) [1]

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مربع خط کھینچا۔ پھر اس کے درمیان سے ایک اور خط کھینچا جو مربع خط سے باہر نکلا ہوا تھا۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیانے اندرونی خط کے دائیں بائیں دونوں جانب چھوٹے چھوٹے مزید خط کھینچے پھر ارشاد فرمایا: یہ انسان ہے اور یہ اس کی موت ہے جو اسے گھیرے ہوئے ہے اور یہ خط جو باہر نکلا ہوا ہے وہ اس کی امید ہے۔ چھوٹے چھوٹے خطوط اس کی دنیاوی مشکلات ہیں۔ اگر انسان ایک مشکل سے بچ کر نکل جاتا ہے تو دوسری میں پھنس جاتا ہے

[1] صحيح بخاری، كتاب الرقاق، رقم: ٦٤١٧.

اور اگر دوسری سے نکلتا ہے تو تیسری میں پھنس جاتا ہے۔''

(۴) بَابُ مَنْ بَلَغَ سِتِّيْنَ سَنَةً فَقَدْ أَعْذَرَ اللّٰهُ إِلَيْهِ فِي الْعُمُرِ

باب جو شخص ساٹھ سال کی عمر کو پہنچ گیا تو پھر اللہ تعالیٰ نے عمر کے بارے میں اس کے لیے عذر کا کوئی موقع باقی نہیں رکھا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ اَوَ لَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَ جَآءَكُمُ النَّذِيْرُ ﴾ [فاطر: ٣٧]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''کیا ہم نے تمہیں اتنی عمر نہیں دی تھی کہ اس میں اگر کوئی نصیحت حاصل کرنا چاہتا تو کر سکتا تھا اور تمہارے پاس خاص ڈرانے والا بھی آیا؟''

④ ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَعْذَرَ اللَّهُ إِلَى امْرِىءٍ أَخَّرَ أَجَلَهُ حَتَّى بَلَّغَهُ سِتِّينَ سَنَةً .))[1]

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے اس آدمی کے عذر کے متعلق حجت تمام کر دی جس کی موت کو موخر کیا یہاں تک کہ وہ ساٹھ سال کی عمر کو پہنچ گیا۔''

⑤ ((وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَزَالُ قَلْبُ الْكَبِيرِ شَابًّا فِي اثْنَتَيْنِ: فِي حُبِّ الدُّنْيَا ، وَطُولِ الْأَمَلِ .))[2]

''اور انہی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الرقاق، رقم: ٦٤١٩.

[2] صححح بخاری، کتاب الرقاق، رقم: ٦٤٢٠.

رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: بوڑھے انسان کا دل دو چیزوں کے بارے میں ہمیشہ جوان رہتا ہے، ان میں سے ایک دنیا کی محبت اور دوسرے لمبی امید۔''

⑥ ((عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِى اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَكْبَرُ ابْنُ آدَمَ وَيَكْبَرُ مَعَهُ اثْنَانِ: حُبُّ الْمَالِ، وَطُولُ الْعُمُرِ.)) [1]

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انسان کی عمر بڑھتی جاتی ہے اور اس کے ساتھ دو چیزیں بھی اس کے اندر پروان چڑھتی جاتی ہیں: ایک مال کی محبت اور دوسری درازئ عمر کی خواہش۔''

(۵) بَابُ الْعَمَلِ الَّذِیْ یُبْتَغٰی بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ تَعَالٰی

باب ایسا کام جس سے خالص اللہ تعالیٰ کی رضامندی مقصود ہو

⑦ ((قَالَ مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ: سَمِعْتُ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيَّ ثُمَّ أَحَدَ بَنِي سَالِمٍ قَالَ: غَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَنْ يُوَافِيَ عَبْدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ.)) [2]

''سیدنا محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، جو بنو سالم کے ایک فرد ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: جب کوئی بندہ قیامت کے دن بایں

---

[1] صحيح بخاری، کتاب الرقاق، رقم: ٦٤٢١.

[2] صحيح بخاری، کتاب الرقاق، رقم: ٦٤٢٢.

حالت پیش ہو گا کہ اس نے کلمہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کیا ہو گا اور اس اقرار سے مقصود اللہ کی خوشنودی حاصل کرنا ہو گی تو اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ کو اس پر حرام کر دے گا۔''

⑧ ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: مَا لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدِي جَزَاءٌ إِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا، ثُمَّ احْتَسَبَهُ إِلَّا الْجَنَّةَ.)) [1]

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے اس مومن بندے کے لیے میرے پاس جنت کے علاوہ اور کوئی بدلہ نہیں جس کی کوئی محبوب اور پیاری چیز میں دنیا سے قبض کر لوں اور وہ اس پر صبر کر کے ثواب کا طالب رہے۔''

(٦) بَابُ مَا يُحْذَرُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَ التَّنَافُسِ فِيهَا

باب دنیا کی بہار اور رونق اور اس کی رغبت کرنے سے ڈرنا

⑨ ((أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ -وَهُوَ حَلِيفٌ لِبَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ كَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِجِزْيَتِهَا، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَالَحَ أَهْلَ الْبَحْرَيْنِ وَأَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ، فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِهِ فَوَافَتْهُ صَلَاةَ الصُّبْحِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا انْصَرَفَ تَعَرَّضُوا لَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

[1] صحيح بخارى، كتاب الرقاق، رقم: ٦٤٢٤.

حِيـنَ رَآهُـمْ وَقَالَ: أَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ بِقُدُومِ أَبِى عُبَيْدَةَ وَأَنَّهُ جَاءَ بِشَـيْءٍ؟ قَـالُـوا: أَجَـلْ يَـا رَسُـولَ اللَّهِ! قَالَ: فَأَبْشِرُوا وَأَمِّلُوا مَا يَسُرُّكُمْ، فَوَاللَّهِ مَا الْفَقْرَ أَخْشَى عَلَيْكُمْ، وَلَكِنْ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسَـطَ عَـلَـيْـكُـمُ الـدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا وَتُلْهِيَكُمْ كَمَا أَلْهَتْهُمْ.)) [1]

''حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ جو بنو عامر بن لؤی کے حلیف ہیں اور غزوۂ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ انھوں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بحرین میں جزیہ وصول کرنے کے لیے روانہ کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل بحرین سے صلح کر لی تھی اور ان پر حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا تھا۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بحرین سے مال لے کر آئے تو انصار نے ان کے آنے کی خبر سنی اور نماز فجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ادا کی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو انصار آپ کے سامنے آ گئے۔ آپ انہیں دیکھ کر مسکرائے اور ارشاد فرمایا: میرا خیال ہے کہ تم نے ابوعبیدہ کے آنے کی خبر سنی ہے اور تمہیں یہ بھی معلوم ہوا ہوگا کہ وہ کچھ لے کر آئے ہیں؟ انصار نے کہا: ہاں، اللہ کے رسول! آپ نے ارشاد فرمایا: تمہیں خوشخبری ہو اور تم اس کی امید رکھو جو تمہیں خوش کر دے گی، اللہ کی قسم! مجھے تمہارے فقر و تنگ دستی کا اندیشہ نہیں، بلکہ میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ دنیا تم پر بھی اسی طرح کشادہ کر دی جائے گی جیسے تم سے پہلے لوگوں پر کشادہ کر دی گئی تھی اور تم بھی اس کے حصول کے لیے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی اسی طرح کوشش کرو گے جس طرح وہ کرتے تھے اور وہ تمہیں بھی اسی طرح غافل کر دے گی جس طرح ان لوگوں کو غافل کیا تھا۔''

[1] صحيح بخارى، كتاب الرقاق، رقم: ٦٤٢٥.

(۷) بَابُ مَا يُتَّقٰى مِنْ فِتْنَةِ الْمَالِ

باب مال کے فتنے سے ڈرتے رہنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾ [التغابن: ١٥]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بلا شبہ تمہارے مال و اولاد تمہارے لیے اللہ کی طرف سے آزمائش ہیں۔''

⑩ ((عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ عَلَى الْمِنْبَرِ بِمَكَّةَ فِي خُطْبَتِهِ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: لَوْ أَنَّ ابْنَ آدَمَ أُعْطِيَ وَادِيًا مَلْئًا مِنْ ذَهَبٍ أَحَبَّ إِلَيْهِ ثَانِيًا، وَلَوْ أُعْطِيَ ثَانِيًا أَحَبَّ إِلَيْهِ ثَالِثًا، وَلَا يَسُدُّ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ، وَيَتُوبُ اللّٰهُ عَلَى مَنْ تَابَ.))[1]

''حضرت عباس بن سہل بن سعد سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو مکہ مکرمہ میں منبر پر دوران خطبہ میں بیان کرتے سنا، انہوں نے کہا، اے لوگو! نبی صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے: اگر ابن آدم کو سونے سے بھری ہوئی ایک وادی دے دی جائے تو وہ دوسری وادی کا خواہش مند رہے گا۔ اگر دوسری دے دی جائے تو تیسری کا طالب ہوگا، ابن آدم کے پیٹ کو مٹی کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور اللہ تعالیٰ تو اس کی توبہ قبول کرتا ہے جو (صدق دل سے) اس کی طرف رجوع کرے۔''

[1] صحيح بخاری، كتاب الرقاق، رقم: ٦٤٣٨.

(۸) بَابُ مَا قَدَّمَ مِنْ مَّالِهٖ فَهُوَ لَهٗ

باب آدمی جو مال اللہ کی راہ میں دے دے وہی اس کا اصل مال ہے

⑪ ((قَالَ عَبْدُاللَّهِ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ؟ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ. قَالَ: فَإِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ، وَمَالُ وَارِثِهِ مَا أَخَّرَ.)) [1]

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کون ہے جسے اپنے مال کے بجائے اپنے وارث کا مال زیادہ محبوب ہو؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: اللہ کے رسول! ہم میں سے ہر ایک کو اپنا ہی مال محبوب ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر اس کا مال تو وہی ہے جو اس نے آگے بھیج دیا اور اس کے وارث کا مال وہ ہے جو وہ (اپنے) پیچھے چھوڑ کر چلا گیا۔''

(۹) بَابُ فَضْلِ الْفَقْرِ

باب فقر کی فضیلت کا بیان

⑫ ((عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ جَالِسٍ: مَا رَأْيُكَ فِي هَذَا؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِ النَّاسِ، هَذَا وَاللَّهِ حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ يُنْكَحَ، وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُشَفَّعَ، قَالَ: فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ

---

[1] صحيح بخاري، كتاب الرقاق، رقم: ٦٤٤٢.

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا رَأْيُكَ فِي هَذَا؟ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَذَا رَجُلٌ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ، هَذَا حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ لَا يُنْكَحَ، وَإِنْ شَفَعَ أَنْ لَا يُشَفَّعَ، وَإِنْ قَالَ أَنْ لَا يُسْمَعَ لِقَوْلِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: هَذَا خَيْرٌ مِنْ مِلْءِ الْأَرْضِ مِثْلَ هَذَا.)) [1]

''حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا تو آپ نے اپنے پاس بیٹھنے والے ایک شخص سے فرمایا: اس آدمی کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے؟ اس نے جواب دیا: یہ معزز لوگوں میں سے ہے۔ اللہ کی قسم! یہ اس لائق ہے کہ اگر کسی کو پیغام نکاح بھیجے تو اس کا نکاح کر دیا جائے اور اگر کسی کی سفارش کرے تو قبول کی جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر خاموش رہے۔ پھر ایک اور آدمی وہاں سے گزرا تو آپ نے اس سے اس کے متعلق پوچھا: اس کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے؟ اس نے کہا: اللہ کے رسول! یہ صاحب تو مسلمانوں کے غریب طبقے سے ہیں۔ یہ اس لائق ہے کہ اگر کسی کو نکاح کا پیغام بھیجے تو اس کا نکاح نہ کیا جائے۔ اگر سفارش کرے تو قبول نہ کی جائے اور اگر بات کرے تو اس کی بات نہ سنی جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے ہاں یہ (محتاج) پہلے مال دار سے بہتر ہے، خواہ ایسے (مال دار) لوگوں سے زمین بھری ہوئی ہو۔''

⑬ ((عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: عُدْنَا خَبَّابًا فَقَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُرِيدُ وَجْهَ اللَّهِ فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ تَعَالَى فَمِنَّا مَنْ مَضَى لَمْ يَأْخُذْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا، مِنْهُمْ: مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ نَمِرَةً فَإِذَا غَطَّيْنَا رَأْسَهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ بَدَا رَأْسُهُ فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

[1] صحیح بخاری، کتاب الرقاق، رقم: ٦٤٤٧.

وَسَلَّمَ أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ وَنَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ، وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا .)) [1]

''حضرت ابووائل سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ہم نے حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کی عیادت کی تو انہوں نے فرمایا: ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے ہجرت کی تو ہمارا اجر اللہ کے ذمے ثابت ہو گیا۔ ہم میں سے کچھ ساتھی اللہ کو پیارے ہو گئے اور انہوں نے اپنے اجر سے کچھ نہ لیا۔ ان میں سے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ بھی ہیں جو غزوہ احد میں شہید ہوئے تھے۔ انہوں نے (ترکے میں) صرف ایک چادر چھوڑی تھی، جب ہم بطور کفن ان کا سر ڈھانپتے تو ان کے پاؤں کھل جاتے اور جب ان کے پاؤں چھپاتے تو سر ننگا ہو جاتا، چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم ان کا سر ڈھانپ دیں اور پاؤں پر اذخر گھاس ڈال دیں اور ہم میں سے کچھ وہ بھی ہیں جن کے پھل دنیا میں خوب پکے اور وہ مزے سے چن چن کر کھا رہے ہیں۔''

⑭ ((عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَقَدْ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم وَمَا فِي رَفِّي مِنْ شَيْءٍ يَأْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ، إِلَّا شَطْرُ شَعِيرٍ فِي رَفٍّ لِي، فَأَكَلْتُ مِنْهُ حَتَّى طَالَ عَلَيَّ فَكِلْتُهُ فَفَنِيَ .)) [2]

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو میرے توشہ دان میں کوئی غلہ نہ تھا جو کسی جان دار کے کھانے کے قابل ہوتا، البتہ تھوڑے سے جَو میرے توشہ دان میں تھے۔ میں انہی سے کھاتی رہی۔ آخرکار جب بہت دن گزر گئے تو میں نے ان کا وزن کیا، چنانچہ وہ ختم ہو گئے۔''

[1] صحیح بخاری، کتاب الرقاق، رقم: ٦٤٤٨.

[2] صحیح بخاری، کتاب الرقاق، رقم: ٦٤٥١.

(١٠) بَابُ كَيْفَ كَانَ عَيْشُ النَّبِيِّ ﷺ وَ اَصْحَابِهِ وَ تَخَلِّيْهِمْ مِّنَ الدُّنْيَا

باب نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کے گزران کا بیان اور دنیا کے مزوں سے ان کا علیحدہ رہنا

⑮ ((عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ آللَّهِ الَّذِى لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ إِنْ كُنْتُ لَأَعْتَمِدُ بِكَبِدِى عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْجُوعِ ، وَإِنْ كُنْتُ لَأَشُدُّ الْحَجَرَ عَلَى بَطْنِى مِنَ الْجُوعِ ، وَلَقَدْ قَعَدْتُ يَوْمًا عَلَى طَرِيقِهِمِ الَّذِى يَخْرُجُونَ مِنْهُ ، فَمَرَّ أَبُو بَكْرٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لِيُشْبِعَنِى ، فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ ، ثُمَّ مَرَّ بِى عُمَرُ فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ ، مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لِيُشْبِعَنِى ، فَمَرَّ فَلَمْ يَفْعَلْ ، ثُمَّ مَرَّ بِى أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ حِينَ رَآنِى وَعَرَفَ مَا فِى نَفْسِى وَمَا فِى وَجْهِى ثُمَّ قَالَ: يَا أَبَا هِرٍّ! قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ ، قَالَ: الْحَقْ ، وَمَضَى فَتَبِعْتُهُ فَدَخَلَ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنَ لِى فَدَخَلَ فَوَجَدَ لَبَنًا فِى قَدَحٍ ، فَقَالَ: مِنْ أَيْنَ هَذَا اللَّبَنُ؟ قَالُوا: أَهْدَاهُ لَكَ -فُلَانٌ أَوْ فُلَانَةُ- قَالَ: أَبَا هِرٍّ ، قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ، قَالَ: الْحَقْ إِلَى أَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ لِى ، قَالَ: وَأَهْلُ الصُّفَّةِ أَضْيَافُ الْإِسْلَامِ لَا يَأْوُونَ إِلَى أَهْلٍ وَلَا مَالٍ وَلَا عَلَى أَحَدٍ ، إِذَا أَتَتْهُ صَدَقَةٌ بَعَثَ بِهَا إِلَيْهِمْ وَلَمْ يَتَنَاوَلْ مِنْهَا شَيْئًا ، وَإِذَا أَتَتْهُ هَدِيَّةٌ أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ وَأَصَابَ مِنْهَا وَأَشْرَكَهُمْ فِيهَا ، فَسَاءَنِى ذَلِكَ فَقُلْتُ: وَمَا هَذَا اللَّبَنُ فِى أَهْلِ الصُّفَّةِ؟ كُنْتُ أَحَقُّ أَنَا أَنْ أُصِيبَ مِنْ هَذَا اللَّبَنِ شَرْبَةً أَتَقَوَّى بِهَا ، فَإِذَا

جَاوُوْا أَمَرَنِی فَكُنْتُ أَنَا أُعْطِيهِمْ ، وَمَا عَسَى أَنْ يَبْلُغَنِی مِنْ هَذَا اللَّبَنِ؟ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ طَاعَةِ اللَّهِ وَطَاعَةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُدٌّ ، فَأَتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَأَقْبَلُوا ، فَاسْتَأْذَنُوا فَأَذِنَ لَهُمْ ، وَأَخَذُوا مَجَالِسَهُمْ مِنَ الْبَيْتِ . قَالَ: يَا أَبَا هِرٍّ ، قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ، قَالَ: خُذْ فَأَعْطِهِمْ ، فَأَخَذْتُ الْقَدَحَ فَجَعَلْتُ أُعْطِيهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرْوَى ، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ فَأُعْطِيهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرْوَى ، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرْوَى ، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوِيَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ ، فَأَخَذَ الْقَدَحَ فَوَضَعَهُ عَلَى يَدِهِ فَنَظَرَ إِلَيَّ فَتَبَسَّمَ فَقَالَ: أَبَا هِرٍّ ، قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ، قَالَ: بَقِيتُ أَنَا وَأَنْتَ قُلْتُ صَدَقْتَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ، قَالَ: اقْعُدْ فَاشْرَبْ ، فَقَعَدْتُ فَشَرِبْتُ . فَقَالَ: اشْرَبْ ، فَشَرِبْتُ ، فَمَا زَالَ يَقُولُ: اشْرَبْ ، حَتَّى قُلْتُ: لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ ، مَا أَجِدُ لَهُ مَسْلَكًا ، قَالَ: فَأَرِنِی ، فَأَعْطَيْتُهُ الْقَدَحَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَسَمَّى وَشَرِبَ الْفَضْلَةَ .)) [1]

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، میں بعض اوقات بھوک کے مارے زمین پر اپنے پیٹ کے بل لیٹ جاتا اور بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتا تھا۔ ایک دن ایسا ہوا کہ میں اس راستے پر بیٹھ گیا جہاں صحابہ کرام کی آمد و رفت تھی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ وہاں سے گزرے تو میں نے ان سے کتاب اللہ کی ایک

[1] صحیح بخاری، کتاب الرقاق، رقم: ٦٤٥٢.

آیت کے متعلق پوچھا۔ میرے پوچھنے کا مقصد صرف یہ تھا کہ وہ مجھے کچھ کھلائیں پلائیں لیکن وہ بغیر کچھ کیے وہاں سے چل دیئے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے تو میں نے ان سے بھی قرآن مجید کی ایک آیت کے متعلق دریافت کیا اور دریافت کرنے کا مطلب صرف یہ تھا کہ وہ مجھے کچھ کھلائیں پلائیں لیکن وہ بھی کچھ کیے بغیر چپکے سے گزر گئے۔ ان کے بعد (پیارے پیغمبر) ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مجھے دیکھا تو مسکرا دیے۔ میرے چہرے کو آپ نے تاڑ لیا اور میرے دل کی بات سمجھ گئے، پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اے ابوہر! میں نے کہا: اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: میرے ساتھ آ جاؤ۔ چنانچہ جب آپ چلنے لگے تو میں بھی آپ کے پیچھے ہولیا۔ آپ گھر کے اندر تشریف لے گئے۔ پھر میں نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو آپ نے مجھے اجازت دے دی۔ جب آپ اندر گئے تو آپ کو ایک پیالے میں دودھ ملا۔ آپ نے پوچھا: یہ دودھ کہاں سے آیا ہے؟ اہل خانہ نے کہا: یہ فلاں مرد یا عورت نے آپ کے لیے تحفہ بھیجا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوہر! میں نے عرض کی: لبیک اللہ کے رسول! آپ نے ارشاد فرمایا: اہل صفہ کے پاس جاؤ اور انہیں بھی میرے پاس بلا لاؤ۔ اہل صفہ اہل اسلام کے مہمان تھے۔ وہ گھر بار، اہل وعیال اور مال وغیرہ نہ رکھتے تھے اور نہ کسی کے پاس جاتے ہی تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صدقہ آتا تو وہ ان کے پاس بھیج دیتے اور خود اس سے کچھ نہ کھاتے تھے اور جب آپ کے پاس ہدیہ آتا تو اس سے کچھ خود بھی کھا لیتے اور ان کے پاس بھی بھیج دیتے تھے اور انہیں اس میں شریک کر لیتے تھے۔ مجھے یہ بات ناگوار گزری۔ میں نے سوچا کہ اس دودھ کی مقدار کیا ہے جو وہ اہل صفہ میں تقسیم ہو؟ اس کا حق دار تو میں تھا کہ اسے نوش کر کے کچھ قوت حاصل کرتا۔ جب (اہل صفہ) آئیں گے تو

(رسول اللہ ﷺ مجھے ہی فرمائیں گے تو) میں ان میں تقسیم کروں گا، مجھے تو شاید اس دودھ سے کچھ بھی نہیں ملے گا لیکن اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت اور ان کے حکم کی بجا آوری کے سوا کوئی چارہ بھی نہ تھا، چنانچہ میں ان کے پاس آیا اور انہیں (آپ کی) دعوت پہنچائی۔ وہ آئے اور انہوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو انہیں اجازت مل گئی۔ پھر وہ آپ ﷺ کے گھر میں اپنی اپنی جگہ پر فروکش ہو گئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اے ابو ہر! میں نے عرض کی: لبیک اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: پیالہ لو اور سب حاضرین کو دودھ پلاؤ۔ میں نے وہ پیالہ پکڑا اور ایک ایک کو پلانے لگا۔ ایک شخص جب پی کر سیراب ہو جاتا تو مجھے پیالہ واپس کر دیتا۔ پھر میں دوسرے شخص کو دیتا۔ وہ بھی سیر ہو کر پیتا، پھر پیالہ مجھے واپس کر دیتا، اسی طرح تیسرا پی کر پھر پیالہ مجھے واپس کر دیتا، یہاں تک کہ میں نبی ﷺ تک پہنچا جبکہ تمام اہل صفہ دودھ پی کر سیراب ہو چکے تھے۔ آخر میں آپ ﷺ نے پیالہ پکڑا اور اپنے ہاتھ پر رکھ کر میری طرف دیکھا اور مسکرا کر فرمایا: اے ابو ہر! میں نے عرض کی: لبیک: اللہ کے رسول! فرمایا: میں اور تو باقی رہ گئے ہیں، میں نے کہا: اللہ کے رسول! آپ نے سچ ارشاد فرمایا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: بیٹھ جاؤ اور اسے نوش کرو۔ چنانچہ میں بیٹھ گیا اور دودھ پینا شروع کر دیا۔ آپ نے دوبارہ فرمایا: اور پیو۔ آپ مجھے اور پینے کا مسلسل کہتے رہے حتیٰ کہ مجھے کہنا پڑا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے! اب پینے کی بالکل گنجائش نہیں۔ اس کے لیے میں کوئی راہ نہیں پاتا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر مجھے دے دو۔ میں نے وہ پیالہ آپ کو دے دیا۔ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی اور بسم اللہ پڑھ کر (ہم سب کا) بچا ہوا دودھ خود نوش فرمایا۔''

(۱۶) ((عَنْ سَعْدٍ، يَقُولُ: إِنِّي لَأَوَّلُ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ

اللّٰهِ ، وَرَأَيْتُنَا نَغْزُو وَمَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ وَهٰذَا السَّمُرُ ، وَإِنَّ أَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَا لَهُ خِلْطٌ ، ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ تُعَزِّرُنِى عَلَى الْإِسْلَامِ ، خِبْتُ إِذًا وَضَلَّ سَعْيِى .)) [1]

''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں سب سے پہلا عربی ہوں جس نے اللہ کے راستے میں تیر چلایا۔ ہم نے اس حال میں وقت گزارا ہے کہ ہم جہاد کرتے تھے لیکن ہمارے پاس حبلہ کے پتوں اور کیکر کے چھلکے کے علاوہ دوسری کوئی چیز کھانے کے لیے نہ تھی اور (خشکی کے سبب) ہمیں بکری کی مینگنیوں کی طرح قضائے حاجت ہوتی تھی۔ اس میں کچھ بھی خلط ملط نہ ہوتا تھا۔ اب یہ بنو اسد کے لوگ مجھے اسلام سکھا کر درست کرنا چاہتے ہیں۔ پھر تو میں بدنصیب ٹھہرا اور میرا سارا کیا دھرا اکارت گیا۔''

⑰ ((عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ مِنْ طَعَامِ بُرٍّ ثَلَاثَ لَيَالٍ تِبَاعًا حَتّٰى قُضِيَ .)) [2]

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ محمد ﷺ کے گھر والوں کو مدینہ آنے کے بعد کبھی تین دن تک گیہوں کی روٹی کھانے کے لیے نہیں ملی، یہاں تک کہ آنحضرت ﷺ کی روح قبض ہوگئی۔''

⑱ ((وَعَنْهَا ، أَنَّهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ: ابْنَ أُخْتِي إِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى الْهِلَالِ ثَلَاثَةَ أَهِلَّةٍ فِى شَهْرَيْنِ وَمَا أُوقِدَتْ فِى أَبْيَاتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارٌ فَقُلْتُ: مَا كَانَ يُعِيشُكُمْ؟ قَالَتْ: الْأَسْوَدَانِ: التَّمْرُ وَالْمَاءُ ، إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِيرَانٌ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ لَهُمْ مَنَائِحُ ، وَكَانُوا

[1] صحيح بخارى، كتاب الرقاق، رقم: ٦٤٥٣ .
[2] صحيح بخارى، كتاب الرقاق، رقم، ٦٤٥٤ .

يَمْنَحُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَبْيَاتِهِمْ فَيَسْقِينَاهُ .)) [1]

''اورانہی سے روایت ہے، انہوں نے حضرت عروہ بن زبیر سے فرمایا: اے میرے بھانجے! ہمارا یہ حال تھا کہ ہم دو ماہ میں تین چاند دیکھتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کے گھروں میں آگ نہیں سلگتی تھی۔ میں نے پوچھا: پھر تمہارا گزارا کیسے ہوتا تھا؟ انہوں نے فرمایا: دو سیاہ چیزوں پر: یعنی پانی اور کھجوروں پر۔ ہاں، آپ کے کچھ انصاری پڑوسی تھے جن کے پاس دودھ دینے والی اونٹنیاں تھیں، وہ رسول اللہ ﷺ کے لیے دودھ بھیج دیتے اور آپ ہمیں وہی دودھ پلا دیتے تھے۔''

(۱۹) ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ ارْزُقْ آلَ مُحَمَّدٍ قُوتًا .)) [2]

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! آل محمد کو صرف اتنی روزی دے کہ وہ زندہ رہ سکیں۔''

(۱۱) بَابُ الْقَصْدِ وَ الْمُدَاوَمَةِ عَلَى الْعَمَلِ

باب نیک عمل پر ہمیشگی کرنا اور میانہ روی اختیار کرنا

(۲۰) ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَنْ يُنَجِّيَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ، قَالُوا: وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللَّهُ بِرَحْمَةٍ . سَدِّدُوا وَ قَارِبُوا وَ اغْدُوا وَ رُوحُوا، وَشَيْءٌ مِنَ الدُّلْجَةِ وَالْقَصْدَ الْقَصْدَ تَبْلُغُوا .)) [3]

---

[1] صحيح بخارى، كتاب الرقاق، رقم، ٦٤٥٩.

[2] صحيح بخارى، كتاب الرقاق، رقم: ٦٤٦٠.

[3] صحيح بخارى، كتاب الرقاق، رقم: ٦٤٦٣.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی شخص کو اس کا عمل نجات نہیں دلا سکے گا۔ صحابہ نے پوچھا: اللہ کے رسول! آپ کو بھی نہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: مجھے بھی نہیں الا یہ کہ مجھے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے سائے میں لے لے، لہٰذا تم درستی کے ساتھ عمل جاری رکھو، میانہ روی اختیار کرو، صبح اور شام، نیز رات کے کچھ حصے میں نکلا کرو، اعتدال کے ساتھ سفر جاری رکھو اس طرح تم منزل مقصود کو پہنچ جاؤ گے۔''

(۱۲) بَابُ الرَّجَاءِ مَعَ الْخَوْفِ

باب اللہ سے خوف کے ساتھ امید بھی رکھنا

(۲۱) ((عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الرَّحْمَةَ يَوْمَ خَلَقَهَا مِائَةَ رَحْمَةٍ ، فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعًا وَتِسْعِينَ رَحْمَةً ، وَأَرْسَلَ فِی خَلْقِهِ كُلِّهِمْ رَحْمَةً وَاحِدَةً ، فَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ بِكُلِّ الَّذِی عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الرَّحْمَةِ لَمْ يَيْئَسْ مِنَ الْجَنَّةِ ، وَلَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ بِكُلِّ الَّذِی عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْعَذَابِ لَمْ يَأْمَنْ مِنَ النَّارِ .))[1]

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا اللہ تعالیٰ نے رحمت کو جس دن پیدا کیا تو اس کے سو حصے کیے۔ پھر اس نے ننانوے حصے اپنے پاس رکھے صرف ایک حصہ اپنی تمام مخلوق کے لیے دنیا میں بھیجا، لہٰذا اگر کافر کو اللہ کی ساری رحمت کا پتا چل جائے تو وہ کبھی جنت سے مایوس نہ ہو اور اگر مومن کو اللہ کے ہاں ہر قسم کے عذاب کا علم ہو جائے تو وہ دوزخ سے کبھی بھی بے خوف نہ ہو۔''

[1] صحيح بخاری، کتاب الرقاق، رقم: ٦٤٦٩.

(۱۳) بَابُ الصَّبْرِ عَنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ

باب اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں سے بچنا، ان سے صبر کیسے رہنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۝۱۰﴾

[الزمر: ۱۰]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بلاشبہ صبر کرنے والوں کو بے حد و حساب اجر دیا جائے گا۔''

((وَ قَالَ عُمَرُ: وَجَدْنَا خَیْرَ عَیْشِنَا بِالصَّبْرِ .))

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے بہترین زندگی صبر ہی میں پائی ہے۔''

(۲۲) ((عَنْ اَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أُنَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَسْأَلْهُ أَحَدٌ مِنْهُمْ إِلَّا أَعْطَاهُ حَتَّى نَفِدَ مَا عِنْدَهُ، فَقَالَ لَهُمْ حِينَ نَفِدَ كُلُّ شَيْءٍ أَنْفَقَ بِيَدَيْهِ: مَا يَكُنْ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ لَا أَدَّخِرْهُ عَنْكُمْ، وَإِنَّهُ مَنْ يَسْتَعِفَّ يُعِفُّهُ اللَّهُ، وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللَّهُ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللَّهُ، وَلَنْ تُعْطَوْا عَطَاءً خَيْرًا وَأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ .))[1]

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ انصار میں سے چند لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا۔ جس نے بھی آپ سے جو مانگا آپ نے اسے دیا حتیٰ کہ جو مال آپ کے پاس تھا وہ ختم ہو گیا جب سب کچھ ختم ہو گیا جو آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے دیا تھا تو آپ نے ارشاد فرمایا: جو اچھی چیز میرے پاس ہے وہ میں تم سے چھپا کر نہیں رکھتا، لیکن بات یہ ہے کہ

[1] صحیح بخاری، کتاب الرقاق، رقم: ٦٤٧٠.

جو تم میں سے بچتا رہے گا اللہ اس کو بچائے گا۔ جو صبر کرنا چاہے اللہ اسے صبر دے گا اور جو کوئی غنا چاہتا ہے اللہ اسے مستغنی کر دے گا اور تمہیں اللہ کی نعمت صبر سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ملی۔''

(۲۳) ((عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي حَتَّى تَرِمَ، أَوْ تَنْتَفِخَ، قَدَمَاهُ! فَيُقَالُ لَهُ، فَيَقُولُ: أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا .)) [1]

''حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر (لمبی) نماز پڑھتے کہ آپ کے دونوں قدموں پر ورم آ جاتا۔ آپ سے کہا جاتا تو آپ ارشاد فرماتے: کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟۔''

(۱۴) بَابُ حِفْظِ اللِّسَانِ

زبان کی حفاظت کا بیان

(۲۴) ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَقُولُ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَتَبَيَّنُ فِيهَا يَزِلُّ بِهَا فِي النَّارِ أَبْعَدَ مِمَّا بَيْنَ الْمَشْرِقِ .)) [2]

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: بے شک بندہ ایک بات زبان سے نکالتا ہے اور اس کے متعلق غور و فکر نہیں کرتا، اس کی وجہ سے وہ دوزخ کے گڑھے میں اتنی دور جا گرتا ہے جس قدر مشرق اور مغرب کے درمیان مسافت ہے۔''

---

[1] صحيح بخارى، كتاب الرقاق، رقم: ٦٤٧١.

[2] صحيح بخارى، كتاب الرقاق، رقم: ٦٤٧٧.

(۱۵) بَابُ الْخَوْفِ مِنَ اللّٰهِ

اللہ سے ڈرنے کا بیان

۲۵ ((عَنْ أَبِی سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِی اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَجُلًا فِيمَنْ كَانَ سَلَفَ أَوْ قَبْلَكُمْ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا وَوَلَدًا -يَعْنِی أَعْطَاهُ. قَالَ- فَلَمَّا حُضِرَ قَالَ لِبَنِيهِ: أَیَّ أَبٍ كُنْتُ لَكُمْ؟ قَالُوا خَيْرَ أَبٍ، قَالَ: فَإِنَّهُ لَمْ يَبْتَئِرْ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا -فَسَّرَهَا قَتَادَةُ: لَمْ يَدَّخِرْ- وَإِنْ يَقْدَمْ عَلَى اللَّهِ يُعَذِّبْهُ، فَانْظُرُوا فَإِذَا مُتُّ فَأَحْرِقُونِی حَتَّى إِذَا صِرْتُ فَحْمًا فَاسْحَقُونِی -أَوْ قَالَ: فَاسْهَكُونِی- ثُمَّ إِذَا كَانَ رِيحٌ عَاصِفٌ فَأَذْرُونِی فِيهَا، فَأَخَذَ مَوَاثِيقَهُمْ عَلَى ذَلِكَ وَرَبِّی فَفَعَلُوا، فَقَالَ اللَّهُ: كُنْ. فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ. ثُمَّ قَالَ: أَیْ عَبْدِی، مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا فَعَلْتَ؟ قَالَ: مَخَافَتُكَ أَوْ فَرَقٌ مِنْكَ، فَمَا تَلَافَاهُ أَنْ رَحِمَهُ اللَّهُ.)) [1]

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے سابقہ امتوں میں سے ایک شخص کا ذکر کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے مال و اولاد عطا فرمائی تھی۔ جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے کہا: میں تمہارا کیسا باپ ہوں؟ انہوں نے کہا: آپ ہمارے اچھے باپ ہیں۔ اس نے کہا: تمہارے اس باپ نے اللہ کے ہاں کوئی نیکی جمع نہیں کی ہے، اگر اسے اللہ کے حضور پیش کیا گیا تو وہ اسے ضرور عذاب دے گا۔ اب میرا خیال رکھو، جب میں مر جاؤں تو میری لاش کو جلا دینا یہاں تک کہ میں کوئلہ بن

[1] صحيح بخاری، کتاب الرقاق، رقم: ٦٤٨١.

جاؤں تو مجھے پیس کر کسی تیز ہوا (آندھی) والے دن مجھے اس میں اڑا دینا۔ اس نے اپنے لڑکوں سے اس کے متعلق پختہ وعدہ لیا۔ قسم ہے میرے رب کی! اس کے بیٹوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہو جا تو وہ آدمی کی شکل میں کھڑا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے بندے! تجھے اس کام پر کس چیز نے آمادہ کیا؟ اس نے کہا: تیرے خوف اور تیرے ڈر نے (آمادہ کیا) اللہ تعالیٰ نے اس کا بدلہ یوں دیا کہ اس پر رحم فرمایا (اور اسے معاف کر دیا)۔''

(١٦) بَابُ حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ

باب جہنم کو خواہشات نفسانی سے ڈھک دیا گیا ہے

(٢٦) ((عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ، وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ.))[1]

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دوزخ کے اردگرد نفسانی خواہشات کی باڑ لگا دی گئی ہے جبکہ جنت کو مشکلات اور دشواریوں سے ڈھانپ دیا گیا ہے۔''

بَابُ الْجَنَّةِ أَقْرَبُ إِلَى أَحَدِكُمْ مِّنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ وَ النَّارُ مِثْلُ ذٰلِكَ

باب جنت تمہارے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ تم سے قریب ہے اور اسی طرح جہنم بھی ہے

(٢٧) ((عَنْ عَبْدِاللَّهِ رَضِی اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: الْجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلَى أَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ، وَالنَّارُ مِثْلُ ذَلِكَ.))[2]

---

[1] صحيح بخاری، كتاب الرقاق، رقم: ٦٤٨٧.

[2] صحيح بخاری، كتاب الرقاق، رقم، ٦٤٨٨.

’’حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت تمہارے جوتے کے تسمے سے بھی تم سے زیادہ قریب ہے اور دوزخ بھی اسی طرح ہے۔‘‘

(١٧) بَاب لِيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ وَلَا يَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ

باب اسے دیکھنا چاہیے جو نیچے درجہ کا ہے، اسے نہیں دیکھنا چاہیے جس کا مرتبہ اس سے اونچا ہے

(٢٨) ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ، فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ.)) [1]

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کسی ایسے آدمی کو دیکھے جو مال و دولت اور شکل وصورت میں اس سے بڑھ کر ہے تو اس وقت اسے ایسے شخص کو بھی دیکھنا چاہیے جو اس سے کم درجے کا ہے۔‘‘

(١٨) بَاب مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ أَوْ بِسَيِّئَةٍ

باب جس نے کسی نیکی یا بدی کا ارادہ کیا اس کا نتیجہ کیا ہے؟

(٢٩) ((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرْوِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: قَالَ: إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ ثُمَّ بَيَّنَ ذَلِكَ، فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ

[1] صحيح بخاری، کتاب الرقاق، رقم: ٦٤٩٠.

يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً ، فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ ، وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً .)) [1]

’’حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے اپنے رب عزوجل سے بیان کیا: آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور برائیاں لکھیں، پھر انہیں صاف بیان کر دیا، لہٰذا جس نے نیکی کا ارادہ کیا لیکن اس پر عمل نہ کر سکا تو اللہ تعالیٰ اپنے پاس پوری نیکی لکھ دیتا ہے اور اگر اس نے نیکی کا ارادہ کیا اور اس کے مطابق عمل بھی کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اپنے پاس دس نیکیوں سے لے کر سات سو گنا نیکیاں لکھ دیتا ہے بلکہ اس سے بھی بڑھا کر لکھتا ہے اور جس نے برائی کا ارادہ کیا لیکن اس پر عمل نہ کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اپنے پاس پوری نیکی لکھ دیتا ہے اور اگر اس نے برائی کے ارادے کے بعد اس پر عمل کر لیا تو اللہ تعالیٰ اپنے ہاں اس کے لیے ایک برائی ہی لکھتا ہے۔‘‘

(۱۹) بَاب مَا يُتَّقَى مِنْ مُحَقَّرَاتِ الذُّنُوبِ

باب چھوٹے اور حقیر گناہوں سے بھی بچتے رہنا

(۳۰) ((عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّكُمْ لَتَعْمَلُونَ أَعْمَالًا هِيَ أَدَقُّ فِي أَعْيُنِكُمْ مِنَ الشَّعَرِ ، إِنْ كُنَّا لَنَعُدُّهَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُوبِقَاتِ .)) [2]

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الرقاق، رقم: ٦٤٩١.

[2] صحیح بخاری، کتاب الرقاق، رقم: ٦٤٩٢.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ تم ایسے ایسے کام کرتے ہو جو تمہاری نظر میں بال سے بھی زیادہ باریک ہیں جبکہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں انہیں ہلاک کر دینے والے شمار کرتے تھے۔“

(۲۰) بَاب الْأَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيمِ وَمَا يُخَافُ مِنهَا

باب عملوں کا اعتبار خاتمہ پر ہے اور خاتمہ سے ڈرتے رہنا

(۳۱) ((عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: نَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ يُقَاتِلُ الْمُشْرِكِينَ -وَكَانَ مِنْ أَعْظَمِ الْمُسْلِمِينَ غَنَاءً عَنْهُمْ- فَقَالَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا . فَتَبِعَهُ رَجُلٌ فَلَمْ يَزَلْ عَلَى ذَلِكَ حَتَّى جُرِحَ فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَقَالَ بِذُبَابَةِ سَيْفِهِ فَوَضَعَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ فَتَحَامَلَ عَلَيْهِ حَتَّى خَرَجَ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِ . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ -فِيمَا يَرَى النَّاسُ- عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّهُ لَمِنْ أَهْلِ النَّارِ ، وَيَعْمَلُ -فِيمَا يَرَى النَّاسُ- عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، وَإِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِخَوَاتِيمِهَا .))[1]

”حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا جو مشرکین کے کُشتوں کے پُشتے لگا رہا تھا، یہ آدمی لوگوں میں صاحب ثروت تھا، آپ نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی کسی جہنمی کو دیکھنا چاہتا ہے تو اس کو دیکھ لے۔ اس کے بعد ایک شخص اس کی نگرانی کرنے کے لیے اس کے پیچھے لگ گیا۔ وہ شخص مسلسل برسر پکار رہا حتیٰ وہ زخمی ہو گیا۔ زخموں کی

[1] صحيح بخاری، كتاب الرقاق، رقم: ٦٤٩٣.

تاب نہ لا کر وہ جلدی مرنا چاہتا تھا تو اپنی تلوار کی دھار اپنے سینے پر رکھ دی پھر اس پر اپنا بوجھ ڈالا تو وہ اس کے شانوں کو چیرتی ہوئی نکل گئی۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ لوگوں کی نظر میں اہل جنت کے کام کرتا رہتا ہے، حالانکہ وہ جہنمی ہوتا ہے۔ اس کے برعکس ایک دوسرا آدمی لوگوں کے سامنے اہل جہنم کے کام کرتا ہے، حالانکہ وہ جنتی ہوتا ہے۔ اعمال کا دارومدار تو ان کے خاتمے پر ہے۔''

(۲۱) بَابُ الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ

باب ریا اور شہرت طلبی (کی مذمت میں)

۳۲ ((عَنْ سَلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ جُنْدَبًا يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ -وَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ غَيْرَهُ، - فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللَّهُ بِهِ، وَمَنْ يُرَائِي يُرَائِي اللَّهُ بِهِ.))[1]

''حضرت سلمہ بن کہیل سے روایت ہے، انہوں نے کہا میں نے حضرت جندب رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ......اور (حضرت جندب رضی اللہ عنہ کے بعد) میں نے کسی کو بھی یہ کہتے نہیں سنا کہ نبی ﷺ فرمایا ...... چنانچہ میں حضرت جندب رضی اللہ عنہ کے قریب پہنچا تو میں نے سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو انسان شہرت کا طالب ہو اللہ تعالیٰ اس کی بندگی سب کو سنا دے گا، اسی طرح جو کوئی لوگوں کو دکھانے کے لیے نیک کام کرے گا اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس کی ریا کاری ظاہر کر دے گا۔''

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الرقاق، رقم: ٦٤٩٩.

(۲۲) بَابُ التَّوَاضُعِ

باب تواضع یعنی عاجزی کرنے کے بیان میں

۳۳ ((عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَتْ نَاقَةٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُسَمَّى الْعَضْبَاءَ، وَكَانَتْ لَا تُسْبَقُ، فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى قَعُودٍ لَهُ فَسَبَقَهَا، فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَقَالُوا: سُبِقَتِ الْعَضْبَاءُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يَرْفَعَ شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ.)) [1]

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی تھی جسے عضباء کہا جاتا تھا۔ کوئی جانور بھی اس کے آگے نہیں بڑھ سکتا تھا۔ ایک دیہاتی اپنے اونٹ پر سوار آیا اور اس سے آگے بڑھ گیا۔ مسلمانوں پر یہ معاملہ بہت شاق گزرا اور کہنے لگے: افسوس! عضباء پیچھے رہ گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے خود پر یہ لازم کر لیا ہے کہ دنیا میں وہ کسی چیز کو بلند کرتا ہے تو اسے نیچے بھی لاتا ہے۔''

۳۴ ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ قَالَ: مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ، وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ، وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا، وَإِنْ سَأَلَنِي لَأُعْطِيَنَّهُ، وَلَئِنْ

[1] صحیح بخاری، کتاب الرقاق، رقم، ٦٥٠١.

اسْتَعَاذَنِی لَأُعِيْذَنَّهُ، وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَیْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدُّدِی عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَنَا أَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ .))[1]

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی اس کے خلاف میری طرف سے اعلان جنگ ہے۔ اور میرا بندہ جن جن عبادتوں کے ذریعے سے میرا قرب حاصل کرتا ہے ان میں سے کوئی عبادت مجھے اتنی پسند نہیں جس قدر وہ عبادت پسند ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہے۔ میرا بندہ نوافل کے ذریعے سے بھی مجھ سے اتنا قریب ہو جاتا ہے کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں۔ جب میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے مانگے تو میں اسے دیتا ہوں۔ اگر وہ مجھ سے پناہ کا طالب ہو تو اس کو پناہ دیتا ہوں۔ میں کسی چیز میں تردّد نہیں کرتا جس کو میں کرنے والا ہوتا ہوں جو مجھے مومن کی جان نکالتے وقت ہوتا ہے، وہ موت کی بوجہ تکلیف پسند نہیں کرتا اور مجھے بھی اسے تکلیف دینا اچھا نہیں لگتا۔''

(۲۳) بَاب مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ

باب جو اللہ سے ملاقات کو پسند رکھتا ہے اللہ بھی اس سے ملنے کو پسند رکھتا ہے

(۳۵) ((عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

[1] صحيح بخاری، كتاب الرقاق، رقم: ٦٥٠٢.

مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ قَالَتْ عَائِشَةُ -أَوْ بَعْضُ أَزْوَاجِهِ- إِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ ، قَالَ: لَيْسَ ذَاكِ ، وَلَكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللّٰهِ وَكَرَامَتِهِ ، فَلَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ ، فَأَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ وَأَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا حُضِرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَعُقُوبَتِهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَهَ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ ، كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَائَهُ .)) [1]

''حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو اللہ سے ملنا پسند نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا پسند نہیں کرتا۔ یہ سن کر ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا یا کسی دوسری زوجہ محترمہ نے عرض کیا کہ مرنا تو ہم بھی پسند نہیں کرتے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں یہ نہیں جو تم نے خیال کیا ہے بلکہ بات یہ ہے کہ ایمان دار آدمی کو جب موت آتی ہے تو اسے اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے ہاں اکرام و احترام کی بشارت دی جاتی ہے جو اس کے آگے ہے، اس سے بہتر کوئی چیز اسے معلوم نہیں ہوتی، اس لیے وہ اللہ سے ملاقات کا خواہش مند ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جب کافر کی موت کا وقت آتا ہے تو اسے اللہ کے عذاب اور اس کے ہاں ملنے والی سزا کا بتایا جاتا ہے تو جو شے اس کے آگے ہے وہ اسے انتہائی ناگوار گزرتی ہے، اس لیے وہ اللہ تعالیٰ سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے، لہٰذا اللہ بھی اسے ملنا نہیں چاہتا۔''

[1] صحیح بخاری، کتاب الرقاق، رقم: ٦٥٠٧.

(۲۴) بَاب سَكَرَاتِ الْمَوْتِ

باب موت کی سختیوں کا بیان

(۳۶) ((عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً إِمَّا النَّارُ وَإِمَّا الْجَنَّةُ ، فَيُقَالُ: هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى تُبْعَثَ إِلَيْهِ .)) [1]

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی مرتا ہے تو صبح و شام اس کا ٹھکانا اسے دکھایا جاتا ہے، دوزخ یا جنت۔ پھر اسے کہا جاتا ہے: یہ تیرے رہنے کی جگہ ہے یہاں تک کہ تو اس کی طرف اٹھایا جائے گا۔''

(۲۵) بَاب الْقِصَاصِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

باب قیامت کے دن بدلہ لیا جانا

(۳۷) ((عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ مَظْلِمَةٌ لِأَخِيهِ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهَا ، فَإِنَّهُ لَيْسَ ثَمَّ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُؤْخَذَ لِأَخِيهِ مِنْ حَسَنَاتِهِ ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ أَخِيهِ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ .)) [2]

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے کسی بھائی پر ظلم کیا ہو تو اسے چاہیے کہ اس سے معاف کرا لے

---

[1] صحیح بخاری، كتاب الرقاق، رقم: ٦٥١٥.

[2] صحیح بخاری، كتاب الرقاق، رقم: ٤٥٣٤.

کیونکہ وہاں درہم و دینار نہیں ہوں گے قبل اس کے کہ اس کے بھائی کا بدلہ چکانے کے لیے اس کی نیکیوں سے کچھ لیا جائے۔ اگر اس کی نیکیاں نہیں ہوں گی تو مظلوم بھائی کی برائیاں اس پر ڈال دی جائیں گی۔‘‘

(۳۸) ((عَنْ اَبِی سَعِيدٍ الْخُدْرِیَّ رَضِی اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَخْلُصُ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ فَيُحْبَسُونَ عَلَى قَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُقَصُّ لِبَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ مَظَالِمُ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِی الدُّنْيَا، حَتَّى إِذَا هُذِّبُوا وَنُقُّوا أُذِنَ لَهُمْ فِی دُخُولِ الْجَنَّةِ، فَوَالَّذِی نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَأَحَدُهُمْ أَهْدَى بِمَنْزِلِهِ فِی الْجَنَّةِ مِنْهُ بِمَنْزِلِهِ كَانَ فِی الدُّنْيَا .))[1]

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل ایمان جہنم سے چھٹکارا پا جائیں گے تو دوزخ و جنت کے درمیان انہیں ایک پل پر روک لیا جائے گا، پھر دنیا میں جو ایک دوسرے پر ظلم و ستم کیا ہوگا اس کا قصاص اور بدلہ لیا جائے گا حتیٰ کہ جب وہ پاک صاف ہو جائیں گے تو انہیں جنت میں جانے کی اجازت ہوگی۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! اہل جنت میں سے ہر ایک جنت میں اپنا مقام دنیا میں اپنے گھر کی نسبت زیادہ جاننے والا ہوگا۔‘‘

(۲۶) بَاب صِفَةِ الْجَنَّةِ

جنت کا بیان

(۳۹) ((عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: غَدْوَةٌ فِی سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ

---

[1] صحيح بخاری، كتاب الرقاق، رقم: ٦٥٣٥.

رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ، وَلَقَابُ قَوْسِ أَحَدِكُمْ -أَوْ مَوْضِعُ قَدَمٍ- مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ، وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ إِلَى الْأَرْضِ لَأَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا ، وَلَمَلَأَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيحًا ، وَلَنَصِيفُهَا -يَعْنِي الْخِمَارَ- خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا .)) [1]

''حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی راہ میں ایک صبح یا ایک شام گزارنا دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔ جنت میں ایک قوس یا قدم رکھنے کی جگہ دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر ہے اور اگر جنت کی عورتوں میں سے کوئی عورت زمین کی طرف جھانکے تو آسمان سے لے کر زمین تک کو روشن کر دے اور اسے خوشبو سے بھر دے، اس عورت کا دوپٹا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔''

(۲۷) بَابُ الصِّرَاطُ جَسْرُ جَهَنَّمَ

باب صراط ایک پل ہے جو جہنم پر بنایا گیا ہے

(۳۹) ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ أُنَاسٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ: هَلْ تُضَارُّونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ؟ قَالُوا: لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: هَلْ تُضَارُّونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ دُونَهُ سَحَابٌ؟ قَالُوا: لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ، قَالَ: فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَذَلِكَ ، يَجْمَعُ اللَّهُ النَّاسَ فَيَقُولُ: مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتْبَعْهُ فَيَتْبَعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ ، وَيَتْبَعُ مَنْ

[1] صحیح بخاری، کتاب الرقاق، رقم: ٦٥٦٨.

كَـانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ ، وَيَتْبَعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيتَ ، وَتَبْقَى هَذِهِ الْأُمَّةُ ، فِيهَا مُنَافِقُوهَا ، فَيَأْتِيهِمُ اللَّهُ فِي غَيْرِ الصُّورَةِ الَّتِي يَعْرِفُونَ ، فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ ، فَيَقُولُونَ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ ، هَذَا مَكَانُنَا ، حَتَّى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا . فَإِذَا أَتَانَا رَبُّنَا ، عَرَفْنَاهُ . فَيَأْتِيهِمُ اللّٰهُ فِي الصُّورَةِ الَّتِي يَعْرِفُونَ . فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ ، فَيَقُولُونَ أَنْتَ رَبُّنَا ، فَيَتْبَعُونَهُ وَيُضْرَبُ جِسْرُ جَهَنَّمَ ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُجِيزُ ، وَدُعَاءُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ ، اللَّهُمَّ سَلِّمْ ، سَلِّمْ ، وَبِهِ كَلَالِيبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ ، أَمَا رَأَيْتُمْ شَوْكَ السَّعْدَانِ؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ ، قَالَ: فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ أَنَّهَا لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا إِلَّا اللَّهُ ، فَتَخْطَفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ ، مِنْهُمُ الْمُوبَقُ بِعَمَلِهِ ، وَمِنْهُمُ الْمُخَرْدَلُ ثُمَّ يَنْجُو حَتَّى إِذَا فَرَغَ اللَّهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ عِبَادِهِ وَأَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ مِنَ النَّارِ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ مِمَّنْ كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، أَمَرَ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوهُمْ ، فَيَعْرِفُونَهُمْ بِعَلَامَةِ آثَارِ السُّجُودِ ، وَحَرَّمَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ مِنِ ابْنِ آدَمَ أَثَرَ السُّجُودِ ، فَيُخْرِجُونَهُمْ قَدِ امْتُحِشُوا ، فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءٌ يُقَالُ لَهُ: مَاءُ الْحَيَاةِ ، فَيَنْبُتُونَ نَبَاتَ الْحِبَّةِ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ ، وَيَبْقَى رَجُلٌ مِنْهُمْ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهِ عَلَى النَّارِ ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! قَدْ قَشَبَنِي رِيحُهَا وَأَحْرَقَنِي ذَكَاؤُهَا ، فَاصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ ، فَلَا يَزَالُ يَدْعُو اللَّهَ فَيَقُولُ: لَعَلَّكَ إِنْ أَعْطَيْتُكَ أَنْ تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ ، فَيَقُولُ: لَا وَعِزَّتِكَ ، لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ ، فَيَصْرِفُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ ، ثُمَّ يَقُولُ بَعْدَ ذَلِكَ: يَا رَبِّ! قَرِّبْنِي إِلَى بَابِ

الْـجَـنَّةِ ، فَيَـقُـولُ: أَلَيْسَ قَدْ زَعَمْتَ أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ؟ وَيْلَكَ ابْـنَ آدَمَ مَـا أَغْدَرَكَ ، فَلَا يَزَالُ يَدْعُو فَيَقُولُ: لَعَلِّي إِنْ أَعْطَيْتُكَ ذَلِكَ تَسْـأَلُـنِـي غَيْـرَهُ ، فَيَقُولُ: لَا وَعِزَّتِكَ ، لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ ، فَيُـعْـطِي اللَّهَ مَا شَاءَ مِنْ عَهْدٍ وَ مِيْثَاقٍ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهُ فَيُقَرِّبُهُ إِلَـى بَـابِ الْـجَـنَّةِ ، فَـإِذَا رَأَى مَـا فِيهَـا سَـكَـتَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْـكُـتَ ، ثُـمَّ قَـالَ: رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ ، ثُمَّ يَقُولُ: أَوَلَيْسَ قَدْ زَعَـمْـتَ أَنْ لَا تَسْـأَلَـنِـي غَيْـرَهُ؟ وَيْـلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ! فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! لَا تَجْعَلْنِي أَشْقَى خَلْقِكَ ، فَلَا يَزَالُ يَدْعُو حَتَّى يَضْحَكَ فَإِذَا ضَحِكَ مِنْهُ أَذِنَ لَهُ بِالدُّخُولِ فِيهَا ، فَإِذَا دَخَلَ فِيهَا قِيلَ: تَمَنَّ مِنْ كَذَا ، فَيَتَمَنَّى ، ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: تَمَنَّ مِنْ كَذَا ، فَيَتَمَنَّى حَتَّـى تَـنْـقَـطِـعَ بِهِ الْأَمَانِيُّ فَيَقُولُ: هَذَا لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَذَلِكَ الرَّجُلُ آخِرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا .)) [1]

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ کچھ لوگوں نے پوچھا اللہ کے رسول! ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھ سکیں گے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: کیا سورج دیکھنے میں تمہیں کوئی دشواری ہوتی ہے جبکہ اس پر کوئی بادل وغیرہ نہ ہو؟ لوگوں نے کہا: نہیں، اللہ کے رسول! پھر آپ نے ارشاد فرمایا: کیا جب کوئی بادل نہ ہو تو تمہیں چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں کوئی دقت ہوتی ہے؟ لوگوں نے کہا: نہیں اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: یقیناً تم قیامت کے دن اسی طرح اللہ تعالیٰ کو دیکھو گے۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع کرے گا اور ان سے کہے گا: جو کوئی کسی کی پوجا کرتا تھا وہ اسی کے پیچھے لگ جائے، چنانچہ جو لوگ سورج کی عبادت کرتے تھے وہ اس کے پیچھے لگ جائیں گے اور جو لوگ چاند کی

[1] صحیح بخاری، کتاب الرقاق، رقم: ٦٥٧٣.

پرستش کرتے تھے وہ اس کے پیچھے ہو لیں گے اور جو لوگ بتوں کی پرستش کرتے تھے وہ ان کے پیچھے لگ جائیں گے اور آخر میں یہ امت باقی رہ جائے گی۔ اس میں منافقین کی جماعت بھی ہو گی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ ان کے سامنے اس صورت میں آئے گا جس کو وہ پہچانتے نہ ہوں گے اور ان سے کہے گا: میں تمہارا رب ہوں۔ لوگ کہیں گے: تجھ سے اللہ کی پناہ! ہم اپنی جگہ پر اس وقت تک رہیں گے جب تک ہمارا رب ہمارے سامنے نہ آئے، جب ہمارا رب ہمارے سامنے آئے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے۔ پھر حق تعالیٰ اس صورت میں آئے گا جس کو وہ پہچانتے ہوں گے اور ان سے کہے گا: میں تمہارا رب ہوں۔ لوگ کہیں گے واقعی تو ہمارا رب ہے، پھر اسی کے پیچھے ہو لیں گے اور جہنم پر پل رکھا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں سب سے پہلا شخص ہوں گا جو اس پل کو عبور کروں گا۔ اس دن رسولوں کی دعا یہ ہو گی: اے اللہ! سلامتی سے گزار دے۔ اے اللہ! سلامتی سے گزار دے۔ پل صراط کے ساتھ سعدان کے کانٹوں کی طرح کانٹے ہوں گے۔ کیا تم نے سعدان کے کانٹے دیکھے ہیں؟ لوگوں نے کہا اللہ کے رسول! ہاں، دیکھے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: وہ آنکڑے سعدان کے کانٹوں کی طرح ہوں گے، البتہ ان کی لمبائی چوڑائی اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ وہ لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق پکڑ لیں گے۔ ان میں سے کچھ تو اپنے اعمال کی پاداش میں ہلاک ہو جائیں گے اور کچھ زخمی ہو کر نجات پا جائیں گے یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں فیصلے سے فارغ ہو گا اور جہنم سے انہیں نکالنا چاہے گا جنہیں نکالنے کی اس کی مشیت ہو گی وہ جو گواہی دیتے تھے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے تو اللہ فرشتوں کو حکم دے گا کہ وہ ایسے لوگوں کو جہنم سے نکالیں۔ فرشتے انہیں سجدوں کے نشانات سے پہچانتے ہوں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دوزخ پر حرام کر دیا ہے کہ وہ ابن آدم کے جسم سے

سجدوں کے نشانات کو دکھائے، چنانچہ جب فرشتے ان کو نکالیں گے تو وہ جل کر کوئلہ ہو چکے ہوں گے۔ پھر ان پر پانی بہایا جائے گا جسے آب حیات کہا جاتا ہے۔ وہ اس وقت اس طرح تر و تازہ ہو جائیں گے جس طرح سیلاب کے خس و خاشاک میں دانہ اگتا ہے۔ ایک ایسا شخص باقی رہ جائے گا جس کا چہرہ جہنم کی طرف ہو گا۔ وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! اس کی بدبو نے مجھے پریشان کر دیا ہے اور اس کی تیزی نے مجھے جلا ڈالا ہے، میرا چہرہ دوزخ سے دوسری طرف کر دے۔ وہ مسلسل اسی طرح اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہے گا آخرکار اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اگر میں تیرا مطالبہ پورا کر دوں تو اس کے علاوہ کوئی اور سوال تو نہیں کرے گا۔ وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! مجھے تیری عزت کی قسم! اس کے علاوہ میں تجھ سے کوئی مطالبہ نہیں کروں گا، چنانچہ اس کا چہرہ جہنم کے علاوہ دوسری طرف پھیر دیا جائے گا۔ اب اس کے بعد وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! مجھے جنت کے دوازے کے قریب کر دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تو نے یقین نہیں دلایا تھا کہ میں اس کے علاوہ کوئی مطالبہ نہیں کروں گا؟ افسوس اے ابن آدم! تو کس قدر عہد شکن اور وعدہ فراموش ہے۔ پھر وہ مسلسل دعائیں کرتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اگر میں تیری یہ دعا قبول کرلوں تو پھر اس کے علاوہ کوئی اور چیز تو نہیں مانگے گا؟ وہ عرض کرے گا: نہیں، تیری عزت کی قسم! میں اس کے علاوہ اور کوئی چیز تجھ سے نہیں مانگوں گا۔ وہ اللہ تعالیٰ کو مضبوط عہد و پیمان دے گا کہ وہ اس کے علاوہ کسی اور چیز کا مطالبہ نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے دروازے کے قریب کر دے گا۔ پھر جب وہ جنت کی اشیاء دیکھے گا تو جتنی دیر تک اللہ چاہے گا وہ خاموش رہے گا، پھر عرض کرے گا: اے میرے رب! مجھے جنت میں داخل کر دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تو نے یہ یقین نہیں دلایا تھا کہ اب تو اس کے علاوہ کوئی اور چیز نہیں مانگے گا؟ اے ابن آدم! تو کس

قدر وعدہ خلاف ہے۔ وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! مجھے اپنی مخلوق میں سب سے بڑا ابد بخت نہ کر۔ وہ مسلسل دعائیں کرتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہنس دے گا۔ جب اللہ تعالیٰ اس سے ہنس دے گا تو اس شخص کو جنت میں داخل ہونے کی اجازت مل جائے گی۔ جب وہ اندر چلا جائے گا تو اس سے کہا جائے گا: تو ایسی ایسی چیز کی خواہش کر۔ وہ خواہش کرے گا۔ پھر اس سے کہا جائے گا: تو فلاں فلاں چیز کی تمنا کر، چنانچہ وہ پھر خواہش کرے گا یہاں تک کہ اس کی تمام خواہشات ختم ہو جائیں گی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ اسے فرمائے گا: تیری یہ تمام خواہشات پوری کی جاتی ہیں اور اتنی ہی زیادہ نعمتیں مزید دی جاتی ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ شخص سب سے آخر میں جنت میں داخل ہوگا۔''

(۲۸) بَابُ الدُّنْیَا سِجْنٌ لِّلْمُؤْمِنِ وَ جَنَّةٌ لِلْکَافِرِ

باب دنیا مومن کے لیے بندی خانہ اور کافر کے لیے جنت ہے

(۴۰) ((عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْهُ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: الدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَ جَنَّةُ الْکَافِرِ .))[1]

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان دار شخص کے لیے دنیا جیل ہے اور کافر کے لیے جنت ہے۔''

وَ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَسَلَّمَ .

[1] صحیح مسلم، کتاب الزهد و الرقائق، رقم: ۷۴۱۷.

فہرست طرف الآیات

فہرست طرف الاحادیث

مراجع ومصادر

١ ـ قرآن حکیم .
٢ ـ الجامع الصحيح المسند، للإمام محمد بن إسماعيل البخاری، و معه فتح الباری، المكتبة السلفية، دار الفكر، بيروت .
٣ ـ الجامع الصحيح للإمام محمد بن عيسى الترمذی، تحقيق: الشيخ أحمد شاكر، مطبعة مصطفى البابی الحلبی، القاهرة، ١٣٩٨هـ .
٤ ـ السنن لأبی داود سليمان بن الأشعث السجستانی (ت ٢٧٥هـ)، دار إحياء السنة النبوية، القاهرة .
٥ ـ السنن لعبدالله محمد بن يزيد القزوينی، ابن ماجه (ت ٢٧٣هـ)، تحقيق: محمد فؤاد عبدالباقی، مطبعة الحلبی، القاهرة .
٦ ـ المستدرك على الصحيحين لأبی عبدالله محمد بن عبدالله الحاكم النيسابوری (ت ٤٠٥هـ) طبعة مصورة عن الطبعة الهندية، دار الكتاب العربی، بيروت .
٧ ـ المسند للإمام أحمد بن حنبل، المكتب الإسلامی، بيروت، ١٣٩٨هـ .
٨ ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة للألبانی، طبعة مكتبة المعارف، الرياض .
٩ ـ صحيح الجامع الصغير للألبانی، طبعة المكتب الإسلامی .
١٠ ـ صحيح مسلم للإمام مسلم بن الحجاج، تحقيق: محمد فؤاد عبدالباقی، دار إحياء التراث، بيروت .

١١ـ مجمع الزوائد و منبع الفوائد، للحافظ نور الدين الهيثمى، منشورات دار الكتاب العربى، بيروت، ١٤٠٢هـ.

١٢ـ مشكوة المصابيح للتبريزى، تحقيق نزار تميم و هيثم نزار تميم، طبعة شركة دار الأرقم بن أبى الأرقم، بيروت.